انتقاد

ماہ نامہ ثقافت ادارہ ثقافتِ اسلامیہ لاہور کا علمی، اسلامی ماہ نامہ "ثقافت" اب ادارہ کے نئے ڈائرکٹر ڈاکٹر شیخ محمد اکرام کی ادارت میں نکلنا شروع ہوا ہے۔ جنوری ۱۹۶۷ء کا شمارہ اس نئے انتظام کے تحت پہلا شمارہ ہے۔ جو ہمارے پیشِ نظر ہے۔

یُوں تو پاکستان میں بہت سے اسلامی رسالے ہیں۔ لیکن وہ بیشتر مخصوص مذہبی جماعتوں اور اداروں کے ہیں، اور اُن میں زیادہ تر ایک ہی نہج کے مضامین شائع ہوتے ہیں۔ ایسا رسالہ جس میں تنوع ہو اور وہ علمی اسلامی زندگی کے جملہ پہلوؤں اور اُن کی سرگرمیوں کو پیش کرے، پاکستان میں شاید ہی کوئی ایک آدھ ہو، ماہ نامہ "ثقافت" کے تازہ پرچہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس کمی کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، اور اس کی یہ کوشش ہے کہ وہ اسلامی ثقافت کو اُس کے وسیع معنوں میں اہلِ ملک کے سامنے پیش کرے۔

شاہانِ دہلی کا علمی خزانہ، محمد اکرام۔ افغانستان کے علمی ادارے، ڈاکٹر محمد باقر۔ پاکستانی ثقافت کا مسئلہ، جسٹس ایس اے رحمٰن۔ ثقافتی قدریں، عبدالرحمان چغتائی۔ بہادر یار جنگ کا روزنامچہ، شاہد حسین رزاقی۔ توحید اور اقدارِ حیات، محمد حنیف ندوی۔ خطیب بغدادی، محمد جعفر پھلواری۔ مسلم گزٹ لکھنؤ، رئیس احمد جعفری۔ یہ زیرِ نظر شمارے کے مندرجات ہیں۔

ان میں سے اکثر مضامین بڑے معلومات افزا ہیں، خاص کر مضمون "شاہانِ دہلی کا علمی خزانہ" جو شیخ محمد اکرام نے لندن کی انڈیا آفس لائبریری کے بعض نادر مخطوطوں کے متعلق لکھا ہے، جہاں وہ ابھی حال میں گئے تھے۔ غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ اکرام صاحب لکھتے ہیں کہ انہیں انڈیا آفس لائبریری کے "ذخیرۂ دہلی" کے فارسی مخطوطوں کی جناب سید علی بلگرامی (مترجم تمدنِ عرب، تمدنِ ہند) کی تیار شدہ فہرست صرف ۴۸ گھنٹوں کے لیے مل گئی۔ اس سے انہوں نے بعض نادر کتابوں کے بارے میں ضروری معلومات اپنے مضمون میں دی ہیں۔ "بہادر یار جنگ" اور "مسلم گزٹ

لکھنؤ" مضامین میں ایک ایسے دور کا ذکر ہے جس کا آج بھی یاد رکھنا بہت ضروری ہے، ڈاکٹر محمد باقر نے ہمارے ہمسایہ ملک افغانستان کی علمی و تصنیفی سرگرمیوں کا بڑا اچھا جائزہ لیا ہے۔

ہمیں امید ہے، ماہ نامہ ثقافت معنوی و صوری دونوں اعتبار سے ترقی کرے گا، اور اس کے صفحات عموماً اسلامی ثقافت اور خاص کر برصغیر پاک و ہند کی اسلامی ثقافت کی صحیح معنوں میں آئینہ داری کریں گے۔

رسالہ کا سالانہ چندہ ۸ روپے اور قیمت فی شمارہ ۷۵ پیسے ہے۔

ملنے کا پتہ :- ادارہ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور ہے۔

مذاہبِ عالم کی آسمانی کتابیں :- کس طرح مرتب ہوئیں، کن کن مراحل سے گزریں اور آج ان کی کیا حالت ہے۔ مصنف جناب پرویز صاحب۔

شائع کردہ ادارہ طلوعِ اسلام ۲۵/بی۔ گل برگ، لاہور۔ قیمت ۳ روپے۔

اس کتاب میں وید شاستر، مہابھارت، راماین، بدھ مت، جین مت، مجوسیت، تاؤازم، شنٹوازم، توریت، انجیل اور قرآن مجید پر بحث کی گئی ہے اور "مستند تاریخی شواہد کی رو سے بتایا گیا ہے کہ قرآن کریم کے علاوہ کسی مذہب کی آسمانی کتاب اپنی اصل شکل میں موجود نہیں"۔

مصنف نے ان مذاہب میں سے ایک ایک کو لے کر اس کی آسمانی کتابوں پر بحث کی ہے، اور ثابت کیا ہے کہ ان کی کتابیں کسی اعتبار سے بھی ان اصحابِ مذاہب کی نہیں، جن کی طرف وہ منسوب کی جاتی ہیں۔ اس سلسلے میں مصنف نے تمام تر ان مذاہب ہی کے محققین سے استفادہ کیا ہے۔ اور ان کے ہی بیانات نقل کئے ہیں۔ غرض اسی طرح قرآن مجید کا یہ دعویٰ پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتا ہے کہ "دنیا کی کسی قوم کے پاس وہ کتاب اپنی اصلی اور غیر محرف شکل میں موجود نہیں جو اس کے رسول کو خدا کی طرف سے ملی تھی اور جس کتاب کو وہ اب آسمانی کتاب کہہ کر پکارتی ہے، وہ انسانی آمیزشوں کا مجموعہ ہے"۔

وید، مہابھارت، راماین، بدھ مت اور مجوسیت اور یہودیت وغیرہ تو خیر بہت قدیم دور سے تعلق رکھتے ہیں، اس لئے اگر ان کے صحیفے ہم تک صحیح شکل میں نہیں پہنچے، تو چنداں قابلِ تعجب نہیں، لیکن تعجب تو اس پر ہے کہ انجیل بھی اس زبان میں ہمارے پاس نہیں جس میں وہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی زبان سے ادا ہوئی تھی۔ حالاں کہ انجیل کا زمانہ قرآن سے صرف چند سو سال پہلے کا ہے۔ انجیل کا قدیم ترین نسخہ جس سے بعد میں

مختلف زبانوں میں تراجم ہوئے۔ یونانی میں ہے، اور ظاہر ہے یونانی حضرت عیسیٰؑ اور اُن کے ساتھیوں کی زبان نہ تھی۔ پھر انجیل کی جو چار کتابیں متی، مرقس، لوقا اور یوحنا ہیں، وہ حضرت عیسیٰؑ کے بعد مدون کی گئیں اور اُن کی تاریخی حیثیت بہت کمزور ہے۔ اس کے برعکس قرآن مجید کو لیجئے۔ اس کے بارے میں سر ولیم میور جیسے متعصب اہلِ قلم کو اپنی کتاب (LIFE OF MUHAMMHD) میں یہ تسلیم کرنا پڑا ؎

"یہ یقینی بات ہے کہ قرآن جس شکل میں ہمارے پاس اس وقت موجود ہے، یہ بعینہٖ اسی شکل میں (حضرت) محمدؐ کی زندگی میں جمع اور مرتب ہو چکا تھا"

سر جان ہمرٹن کے زیرِ اہتمام یونیورسل انسائیکلوپیڈیا گیارہ جلدوں میں شائع ہوا ہے۔ اس میں قرآن کا بھی ذکر ہے، اُس کا ایک جملہ یہ ہے:۔

"قرآن پیغمبرؐ کی زندگی ہی میں اور اُنہی کی زیرِ ہدایت و نگرانی ضبطِ تحریر میں آگیا تھا اور اُن کے صحابیوں نے اسے حفظ یاد کر لیا تھا ......"

پرویز صاحب نے قرآن کی دوسرے مذاہب کی کتابوں کے مقابلے میں یہ خصوصیت واضح کر کے بڑی قابلِ قدر دینی خدمت انجام دی ہے، دراصل قرآن اور اسلام کی یہی "تاریخیت" ہے، جو دوسرے مذاہب سے اُسے خاص طور سے ممتاز کرتی ہے۔

طابع: ظہیر الدین مطبع: استقلال پریس لاہور
ناشر: ڈاکٹر فضل الرحمٰن، ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، راولپنڈی